



سوال

(406) بھینس کی قربانی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عید قربان کے موقع پر بھینس کی قربانی کا مسئلہ زیر بحث آتا رہتا ہے، اس کے متعلق صحیح موقف کیا ہے، اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قربانی کے متعلق قرآن کریم میں صراحت ہے کہ وہ ”بھیمة الانعام“ سے ہونا چاہیے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ہم نے ہر امت کے لئے قربانی کے طریقے مقرر کئے ہیں تاکہ وہ مویشی قسم کے ان چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں۔“ [1]

قرآن کریم کی تصریح کے مطابق لفظ ”الانعام“ میں چار قسم کے زور مادہ جانور شامل ہیں:

1 اونٹ 2 گائے 3 بھیڑ (دنبہ) 4 بخری۔

اس امر کی وضاحت سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۴۳ اور آیت نمبر ۱۴۴ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق قربانی کے سلسلہ میں صرف انہی جانوروں پر اکتفا کیا جائے جن پر بھیمة الانعام کا لفظ بولا جاسکتا ہے اور وہ صرف اونٹ، گائے، بھیڑ (دنبہ) اور بخری ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اونٹ، گائے، دنبہ اور بخری کی قربانی کا ہی ثبوت ملتا ہے چونکہ بھینس ان جانوروں میں شامل نہیں لہذا قربانی میں اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ جو حضرات اس کے قائل اور فاعل ہیں وہ اسے گائے پر قیاس کرتے ہیں یا اسے گائے کی جنس قرار دیتے ہیں، حالانکہ بھینس ایک الگ جنس ہے جو تقریباً دس وجوہ سے اپنا امتیاز قائم کرتی ہے یعنی اس کا گوشت اور اس کی تاثیر، اس کا دودھ اور مکھن نیز اس کی رنگت اور تاثیر پھر اس کے بسنے کا طریقہ اور بچہ جنم دینے کا وقت گائے سے جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ ہم نے اپنے ایک فتویٰ میں ان وجوہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے جو اسے گائے سے ممتاز کرتی ہیں، پھر قیاس کے لئے کوئی علت مشترک ہونی چاہیے جو ان میں نہیں پائی جاتی۔

حافظ عبد اللہ روپڑی مرحوم نے اس سلسلہ میں بڑا بھلا موقف اختیار کیا ہے کہ زکوٰۃ کے سلسلہ میں احتیاط یہ ہے کہ گائے پر اسے قیاس کرتے ہوئے اس سے زکوٰۃ دی جائے اور قربانی کے سلسلہ میں احتیاط یہ ہے کہ اسے اجتناب کیا جائے۔ ہمارے رجحان کے مطابق مبنی براحتی اور راجح موقف یہی ہے کہ بھینس کی قربانی نہ دی جائے بلکہ مسنون قربانی اونٹ، گائے، بھیڑ (دنبہ) اور بخری سے ہی کی جائے، جب یہ جانور بسولت دستیاب ہیں تو ان کے ہوتے ہوئے مستحب امور سے اجتناب کرنا چاہیے۔ حدیث میں ہے: ”ایسی چیز کو چھوڑ دو جو تجھے شک میں ڈالے اور ایسی چیز کو اختیار کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے۔“ (واللہ اعلم)



فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 358

محدث فتویٰ